سوال 1:-

توحید کی تعریف کریں جو اسلام کی بنیاد ہے اسکی اہمیت اور انفرادی زندگی اور معاشرے پر اسکے اثرات کیا ہیں؟ وضاحت کریں۔

Improve

تعارف: انسانیت پر اسلام کا سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے یہ وہ نقطہ ہے جس پر سارے عقائد کی بنیاد ہے۔ یہ عقیدہ دوسرے عقائد کا نقطہ کمال ہے اس عقیدہ کے بغیر باقی عقائد پر ایمان لانا منطق کے خلاف ہے۔ یہ عقیدہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت، اسکی صفات، اسکی ذات کو پیش کرتا ہے جس کے مطابق خدا تعالیٰ کی ذات یکتا و احد ہے اور کوئی اسکا شریک نہیں وہ بے مثل اور بے مثال ہستی ہے۔ تمام انبیاء و رسل نے خدا کی وحدانیت کی تبلیغ کی اور انسانوں میں منتج کرنے میں طریقہ کمال تک پہنچے۔

"توحید" عربی کا لفظ "واحد" "احد" سے نکلا ہے جسکا لغوی معنی "یکتا" "ایک" ہونے کے ہیں۔ قرآن نے اسکو بارہا اپنے اندر سمویا اور اسکا ثبوت خدا تعالیٰ کے قول سے امتِ مسلمہ میں رائج کیا

"اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی سے جنا نہ اسکی کوئی اولاد ہے"

(اخلاص: 1-3)

وجود باری تعالیٰ کا اثبات کے دلائل: اللہ اس ہستی کا نام ہے جو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے یہ نام سب سے پہلے عرب جاہلیت میں بھی یہ اس مفہوم کیلئے ہی استعمال ہوتا تھا۔ دین ابراہیمی کے جو باقیات عربوں کو وراثت میں ملے۔ یہ لفظ اُسی میں سے ہے اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور اگر ان سے پوچھو آسمان سے کس نے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے مردہ زمین کو زندہ کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے" (العنکبوت : 63)

فطرت انسانی، گردش لیل و نہار، تخلیق ارض و آسمان، عالم کا نظام و نسق اور بے شمار مثالیں جو انسانی عقل سے ماورا اور ما فوق الفطرت نظام اور مخلوق جو انسانی عقل سے بالاتر اور انسانی آنکھ سے پس پردہ ہے یہ تمام دلائل خالق و صانع کے اعتراف پر مجبور کرتی ہیں

"آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں"

(آل عمران : 190)

ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے امین احسن اصلاحی رقمطراز ہیں:

"ہر گوشے میں جو بظاہر تضاد نظر آتا ہے طلوع کے ساتھ غروب، دن کے ساتھ رات، سردی کے مقابل گرمی انسان اگر اسکی تہہ میں جھانک کر دیکھے تو نہایت گہرا توافق اور نہایت محقق سازگاری نظر آئے گی ہر چیز اپنے مقابل کے ساتھ مل کر بالاتر مقصد خدمت میں لگی ہوئی ہے"

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات کے عقلی دلائل پر غور کریں تو ہمیں خالق کی موجودگی کا احساس ہوگا علت و معلول کا سلسلہ جہاں تک بھی چلا جائے ایک وقت میں ماننا ضرور پڑے گا۔ اگر انسان کی ہستی پر غور کیا جائے جو ایک مادہ پرست ہستی ہے۔ مادے کو نقطہ آغاز مان کر تمام حقائق کی توجیہ نہیں کی جاسکتی کیونکہ انسان مادی اور روحانی دو اشیاء کا مجموعہ ہے۔ لیکن ایک بار اختیار و صاحب ارادہ ہستی کو مبدا ماننے کے بعد کوئی الجھن باقی نہیں رہتی

وجودِ باری تعالیٰ پر آئمہ اسلام کے عقلی دلائل:

واجب الوجود الٰہی پر بیشتر آئمہ اسلام نے عقلی دلائل دے کر عام انسان کی عقل کو وسعت دی اور اسکو سوچنے پر مجبور کیا۔

امام جعفر صادق کے بقول کہ اگر ایک انسان ایک کشتی پر سوار ہو اور اسکی کشتی ڈوب جائے اور اسکے ہاتھ میں تختہ بھی نہ ہو اور تیرنا بھی نہ آتا ہو تو پھر اسکو کوئی نجات کی امید باقی رہے گی۔ سننے والے نے کہا امید تو رہے گی۔ امام نے فرمایا ظاہر اسباب بے شک ظاہر نہ ہو لیکن جسکے سہارے یہ دنیا چل رہی ہے وہ واجب خدا ہے جو خالق کی ذات ہے۔

اسی طرح امام ابو حنیفہ نے اس دنیا کو ایک بڑی کشتی سے مثال دے کر اس قدرتی کارخانہ کو چلانے کی توثیق کی خدائے بزرگ و برتر کی ذات سے۔ کہ جس طرح ایک کشتی ایک کنارے سے دوسرے کنارے خود بخود نہیں پہنچ سکتی ویسے ہی کائنات کی یہ بڑی کشتی کیسے خود بخود چل سکتی ہے۔

امام شافعی اور امام مالک نے بھی مختلف عقلی دلائل دیے۔ امام شافعی نے بکری کے درخت کے پتے کھانے سے لیکر ریشم بننا اور شہد کے بننے سے وجودِ باری تعالیٰ کے عقلی دلائل کا ثبوت پیش کیا۔ امام مالک نے انسانوں کی ہم آہنگ آواز اور شناخت کے نہ ہونے سے عقلی دلائل پیش کیے ہیں۔

وجودِ باری تعالیٰ اور سائنسدانوں کا اعتراف:

مختلف بانیاد سائنسدانوں کی عقلی توجیہات پیش کی ہیں۔

خدا کا ایک خیالات سے لیے جب میں نظام شمسی پر غور کرتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ ہماری زمین

سورج سے خاص فاصلہ پر موجود ہے تاکہ وہ اتنی ہی حرارت اور روشنی حاصل کرے جتنی اُسے درکار ہے"
(آئزک نیوٹن: 1642-1727)

عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

اس عقیدہ نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بے شمار اثرات مرتب کیے ہیں

(1) آزادی اور حریت:

انسانی زندگی پر اس کا اثر سب سے پہلا ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو آزادی اور حریت کا وہ بلند مقام عطا کرتا ہے جس کا وہ مستحق ہے۔ لیکن جب انسان عقیدہ توحید کا قائل نہیں تھا تو وہ حقیر سے حقیر چیز سے بھی ڈرتا تھا جو چیز اُسکی تابعداری اور اطاعت کیلئے پیدا ہوئیں وہ خود اُسکی تابعداری اور اطاعت کرتا تھا۔ اور اُسکو دین اسلام منتخب کرنے کا آزادانہ حق دیتا ہے

"اور دین میں کوئی جبر نہیں" (البقرہ: 256)

(2) محبتِ الٰہی:

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان اللہ کی مخلوق سے محبت کرتا ہے اور خالقِ ارض وسماء سے کہیں بڑھ چڑھ کر محبت کرتا ہے۔

"ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں" (البقرہ: 165)

جب انسان کے دل میں محبتِ الٰہی کا بیج بو دیا جاتا ہے تو وہ ہر خطرے سے بے خوف و نڈر ہو جاتا ہے۔ اُسے باقی عقیدۂ کفر سے نفرت ہو جاتی ہے

(3) وسعتِ نظر:

ایمان باللہ اور توحید کا انسانی زندگی پر ایک اثر یہ ہے کہ وہ کبھی تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اُسکی دوستی اور دشمنی نفس کیلئے

نہیں بلکہ اللہ کیلئے ہوتی ہے اس طرح وہ کائنات پر
نظر سے اس تعلق سے نہیں بلکہ خدا کے ساتھ اپنے
تعلق کے مطابق نظر ڈالتا ہے۔

4) عزت نفس: اللہ پر ایمان انسان کو ذلت و پستی سے
نکال کر خودی کے بلند ترین درجہ پر پہنچا دیتا ہے
جب وہ اپنے خالق کو پہچان لیتا ہے تو سب موجودات
اسکے لیے ہیچ ہو جاتی ہیں

"خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے"

5) عجز و انکسار: اللہ کی وحدانیت پر یقین لانے ہی انسان پر
خدا تعالیٰ کا رعب و جلال کا نزول ہوتا ہے وہ اپنے
آپ کو خدائی بارگاہ میں عاجز محسوس کرتا ہے وہ جانتا ہے
کہ اللہ جل و شانہ کی ذات کے سامنے وہ بے بس
اور عاجز ہے اور اسکو اپنی تخلیق کا مقصد اور
عقل و وجود کا موجود ہونا اسکو عاجز و انکسار بنا دیتا ہے
یہ اسکے صفحہ دل پر نقش اور نہاں خانہ دماغ میں
پیوست ہو جاتا ہے

**"اور یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے
بنی آدم کی پشتوں سے انکی اولاد کو نکالا"**
(الاعراف: 172)

6) صبر و توکل: ایمان باللہ اور توحید خالص انسان
میں صبر و توکل پیدا کرتی ہے وہ دنیا کے مصائب
و آلام کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے ساتھ عجب
شان سے بے نیازی کا مالک بن جاتا ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" (البقرہ: 153)

7) **شجاعت**: انسان کی بزدلی میں دو چیزوں کا واضح عمل و دخل ہے: ایک محبت جو وہ اپنی جان، مال، اہل و عیال سے کرتا ہے دوسرا خوف اُن چیزوں کا جو محض آلہ کار کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ عقیدہ توحید بندہ مومن سے یہ دونوں چیزیں ناپید کر دیتا ہے اُسے محبت و خوف صرف ایک مالک سے ہوتی ہے

"وہ ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں" (البقرہ: 165)

8) **اصلاحِ اخلاق**:
توحید سے انسان میں اصلاح اخلاق اُجاگر کرتا ہے نفس میں پاکیزگی اور اعمال میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے آس پاس کے افراد، خاندان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتا جس سے ایک صالح اور منظم معاشرہ وجود میں آتا ہے

عقیدہ توحید کے معاشرتی زندگی پر اثرات

عقیدہ توحید کا انفرادی زندگی کی بجائے معاشرتی زندگی پر بھی گہرا اثر ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

1) **ذمہ داری کا احساس**: عقیدہ توحید آخرت انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے جب انسان اللہ کی یکسانیت کی گواہی دیتا ہے جو دنیاوی زندگی کا مقصد انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے وہ دنیا کے کھیل تماشوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے خدا کے حضور سر بسجود ہوتا ہے

"اور ہم نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا۔" (الذاریت : 56)

2) حقوق و فرائض میں توازن :-

عقیدہ توحید سے انسان زندگی کے معاملات میں توازن اختیار کرتا ہے۔ بے اعتدالی اور عدم توازن کا شکار نہیں ہوتا انسانوں کے درمیان حقوق و فرائض کی جنگ نہیں چھڑتی ہر کوئی اپنے فرائض کو مقدم رکھتا ہے تو دوسرے کے حقوق خود بخود پورے ہو جاتے ہیں۔

"بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔"
(سورہ النحل : 90)

3) مخلوق سے ہمدردی کا جذبہ :

خوف الٰہی اور محبت الٰہی دونوں جذبات ایمان کو مضبوط کرتے ہیں جس سے مخلوق خدا سے ہمدردی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ ایک خدا کی موجودگی کا احساس اس کے بندوں سے محبت کرنے کا ذریعہ ہے جس سے آپس میں پیار و محبت سے مضبوط اور منظم معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا :

"بے شک مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ وہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔"

4) انفاق فی سبیل اللہ :

عقیدہ آخرت (توحید) کا ایک اہم اثر یہ ہے کہ لوگوں کے دل میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے بدلے میں اللہ اسکی روزی بڑھاتا اور اجر دیتا ہے۔

"اے ایمان والو! ان (مالوں) میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں عطا کیے"
(البقرہ: 254)

5) عدل و انصاف کا قیام:

جب معاشرہ میں کثیر الوحدت خدا کی بجائے ایک خدا پر کامل ایمان اور یقین ہو تو معاشرے میں عدل انصاف کا فروغ قیام پاتا ہے۔ ایک اللہ سے محبت انسان کو معاشرہ میں انصاف رائج کرنے کا پابند بناتی ہے کیونکہ اللہ کی صفات بھی عادل اور منصف ہیں

"اے ایمان والو اللہ کیلئے انصاف پر قائم رہنے والے اور حق کی گواہی دینے والے بنو"
(المائدہ: 8)

6

خلاصہ بحث: درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عقیدہ توحید انسان کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات مرتب کرتی ہے عقیدہ توحید انسان اور کائنات دونوں کی ضرورت ہے انسانوں کے ہزاروں نفسیاتی، سماجی، علمی، اخلاقی، قانونی، سیاسی، معاشرتی، معاشی کا حل خدائے تعالیٰ کے وجود کے اقرار اور اسکی وحدانیت پر یقین سے ہے۔ جب کوئی شخص درج بالا منہج علم کی روشنی میں آگے بڑھتا ہے تو اسکے حواس اور عقل دونوں خدا کے وجود کا اقرار کرتے ہیں